قال اللہ تبارک وتعالیٰ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

(یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو۔
اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

فضائلِ مسواک

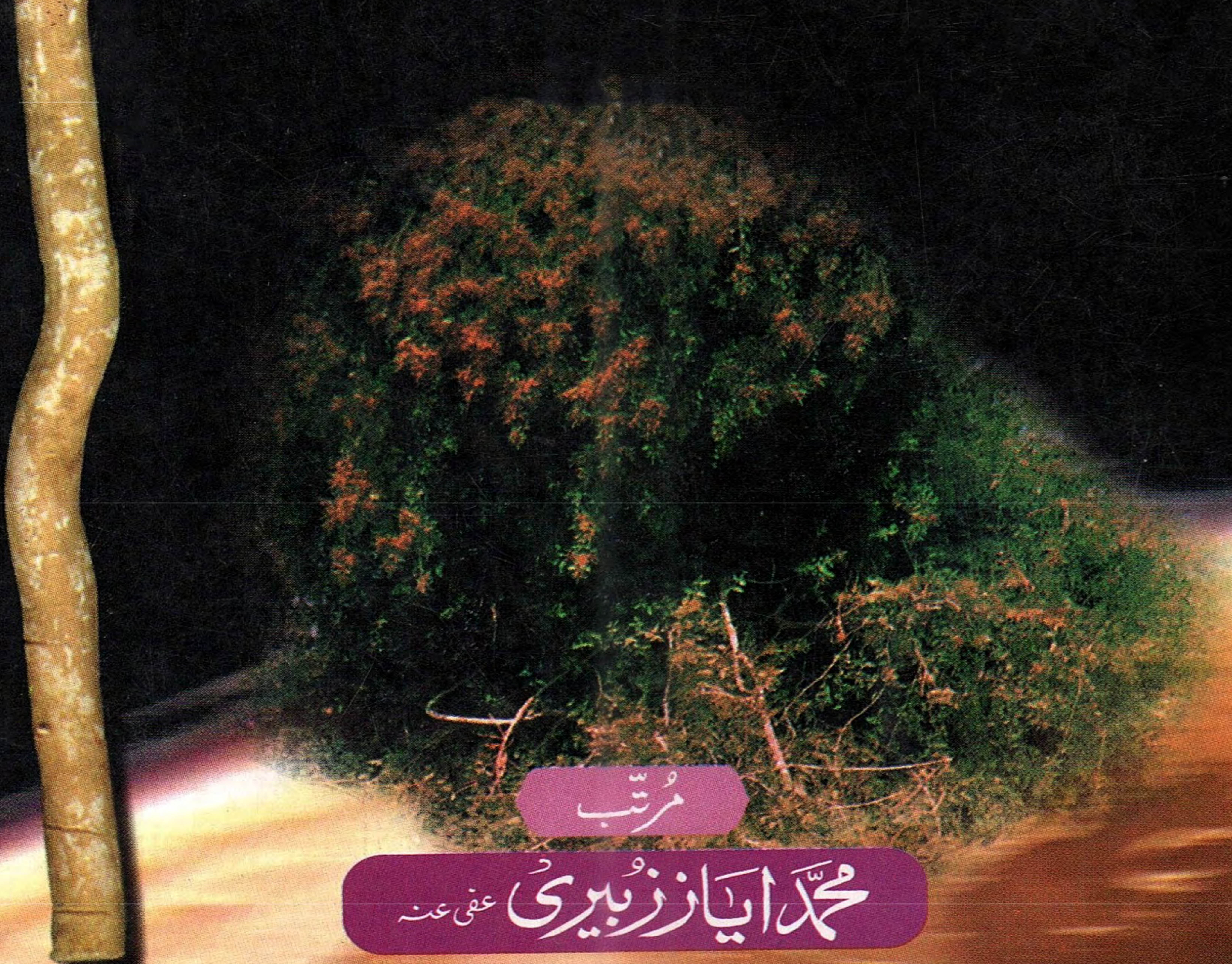

مُرتّب

محمد ایاز زُبیری عفی عنہ

خلیفۂ مجاز

قطب العارفین مخدوم العلماء حضرت اقدس
صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ

نورحراء
noorhiraislamicbooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تبارک وتعالیٰ

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

(یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

فضائلِ مسواک

مُرتّب

محمد ایاز زبیری عفی عنہ

خلیفۂ مجاز

قطبُ العارفین مخدوم العُلماء حضرت اقدس
صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ

نور حراء

noorhiraislamicbooks.com

فہرست مضامین

انتساب ۱

مقدمہ ۲

وجہ تالیف ۴

فضائل ۷

مسواک کی اہمیت ۱۲

آداب ۱۳

فوائد ۱۶

بے ادبی کے نقصانات ۱۸

حرف آخر دعوت فکر وعمل ۱۹

رسالہ فیض شیخ کا ایک مانع یعنی گوشت خورہ

پائیریا کا مرض اور اسکا علاج ۲۲

انتساب

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اُن تمام محدثین کرام، فقہائے کرام اور اولیاء کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ اجمعین کو جن کے ذریعہ سے ہم تک اس کتاب سے متعلقہ روایات پہنچیں اور جن حضرات کا جس درجہ میں بھی تعاون شامل حال رہا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کے درجات کو بہت بلند فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

بندہ (راقم المعروف) تحدیث بالنعمہ کے طور (اظہار نعمت ادائیگی شکر ہے) پر اپنا ایک خواب بھی نقل کر دیتا ہے۔ یہ انتساب لکھنے کے فوری بعد بندہ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ دیکھا کہ ایک گاؤں ہے ہر طرف کھیت ہی کھیت اور ہریالی ہے اور کچھ فاصلہ پر صرف ایک مکان ہے اس مکان کی طرف حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے جا رہے ہیں اور بندہ ان کے پیچھے پیچھے جا رہا ہے خادمانہ انداز سے۔

☆☆☆☆

مقدمہ

حضرت مولانا محمد عبدالغفار صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز

قطب العارفین مخدوم العماء حضرت اقدس صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم! امّا بعد

اس وقت بندہ سیہ کار کے پیش نظر ایک مختصر رسالہ بعنوان فضائل مسواک جو مرتب کردہ محترم جناب حضرت محمد ایاز زبیری صاحب زید مجدھم خلیفہ مجاز مرشدی حضرت اقدس الصوفی محمد اقبال مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ ہے جو محترم برادر طریقت نے بندہ پر حسن ظن فرماتے ہوئے بھیجا ہے۔ جس کا مطالعہ کرنے اور اپنی رائے کے اظہار کے لئے فرمایا ہے اس سیہ کار نے اس کا مکمل مطالعہ کیا اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی محترم مرتب صاحب کو مشورہ بھی دیا اور یہ رسالہ مسواک کے متعلق وفضائل وفوائد اور دعوت فکر وعمل اور حضرت مرشدیؒ کے مختصر رسالہ "فیض شیخ کا ایک مانع یعنی گوشت خورہ" پائیریا کا مرض اور اسکا علاج پر مشتمل ہے۔ محترم مرتب نے نبی کریم ﷺ کی بے شمار سنتوں میں ایک سنت "مسواک" پر عمل کی دعوت دی ہے۔ حقیقت یہ ہے آقائے دو جہاں ماوٰی وملجاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے اعمال کو فقہی اصطلاح میں سنت کہتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی سنت کی تین اقسام ہیں اول وہ عمل جو فخر عالم ﷺ نے خود کیا دوئم کرنے کا حکم فرمایا سوئم کسی نے عمل کیا اس کو پسند فرمایا۔ اور نبی کریم ﷺ نے خواہ وہ عمل عادتاً کیا ہو یا بغیر عادت کے ان دونوں صورتوں میں امت کے لیے سنت ہے۔ اِلّا یہ کہ صراحتاً پتہ چل جائے کہ یہ نبی کریم ﷺ کی ذات کے ساتھ خاص ہے جیسے نماز تہجد کا فرض ہونا اور ایک ایمان والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر ہر معاملہ میں نبی کریم ﷺ کی سنت کو اختیار کرے اور اختیار کرنا نہایت ہی ضروری ہے چونکہ ایک ایمان والے کے لیے زندگی گذارنے کے لئے

آئیڈیل شخصیت صرف اور صرف فخر عالم ﷺ کی ذات مقدس ہی ہوسکتی ہے اور نبی کریم ﷺ کی اتباع میں آپ ﷺ کے اعمال مبارکہ باقاعدہ نیت سے اختیار کرنا چاہیئے۔حدیث پاک میں انما الاعمال بالنیات وارد ہوا ہے سنت مبارکہ پر نیت کے ساتھ عمل کیا ہوا دنیا میں آسودگی پیدا کرتا اور آخرت میں ذریعہ نجات اور موجب ثواب ہے بلکہ یوں سمجھ لیجئے کہ دین و دنیا کی سرداری، بقول شاعر کہ۔

ہر سنت حضرت ﷺ پہ چل سر کے بل اے دل
کیا بات ہے حضرت کی اطاعت کے شرف کی
کردے خدا تجھ کو ادب دان محمد ﷺ
شاہان دو عالم ہیں غلامان محمد ﷺ

ماشااللہ محترم جناب زبیری صاحب نے اس سے قبل بھی فضائل توبہ اور حل مشکلات بذریعہ دعا اور تعویزات مرتب فرمائیں اور اب فضائل مسواک پر یہ مختصر سا رسالہ مرتب فرمایا ہے جس کے مختصر لکھنے کی وجہ تالیف میں خود مرتب صاحب نے وضاحت کردی ہے۔باقی مرتب کے حکم کی وجہ سے بندہ سیہ کار نے یہ چند سطور تحریر کردی ہیں۔بندہ جیسا کم علم اور تحریر بھی کیا کرسکتا ہے۔اور یہ چند سطور نہ تو علمی ہیں اور نہ ہی اس رسالے کا حصّہ بننے کے قابل ہیں۔اللہ کریم سے دعا ہے کہ محترم زبیری صاحب کے ان رسائل کو قبولیت تامہ سے نوازے اور اپنے بندوں کے لئے نافع بنائے اور اس سیہ کار سمیت ہر ایمان والے کو نبی کریم ﷺ کی تمام ہی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق اور اپنی رضا نصیب فرمائے۔اٰمین بجاہ خاتم النبین سید المرسلین حبیب ربّ العالمین ورحمۃ اللعالمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ واٗزواجہٖ واصحابہٖ وبارک وسلِم۔

العبد الفقیر الی مولاہ الغنی الکریم۔
محمد عبدالغفار حنفی چشتی صابری غفرلہٗ
۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ

وجہ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم! امّابعد

(۱) من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (پ۵ آیت ۸۰ النساء)

ترجمہ: جس نے حکم مانا رسول کا اس نے حکم مانا اللہ کا۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ جو میرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے گا وہ گویا کہ میری ہی اطاعت میں شمار ہے۔

(۲) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم (پ۳ آیت ۳۱ ال عمران)

ترجمہ: یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تعالیٰ تمھیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

سبحان اللہ! اللہ کے نبی دو جہاں کے سردار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام عالیشان دیکھئے کہ اللہ پاک نے اپنے نبی ﷺ کی اطاعت جس میں معاشرت، معیشت، عبادات، اور معاملات تمام چیزیں اس میں داخل ہیں، ان تمام سنتوں پر عمل پیرا ہوگا اس کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنا فرمانبردار فرمارہا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ سنتوں پر عمل کا نتیجہ یہ ارشاد فرمایا جارہا ہے کہ ہم اس بندہ کو اپنا محبوب بنالیں گے اور پھر جبرئیل علیہ السلام کو کہا جائے گا کہ آسمان وزمین میں اعلان

کردو کہ فلاں ابن فلاں ہمارا محبوب ہے پھر چرند، پرند، سمندر کی مچھلیاں اور انسان اور جنات سارے ہی اس بندہ سے محبت کرنے لگتے ہیں کیونکہ اللہ جل شانہ کا حکم ہوگیا ہے اس سے محبت کرنے کا۔ پھر بقول خُدا خود بندے سے پوچھے کہ بتا تیری رضا کیا ہے۔

اور یہ ثمرہ ہے اتباع سنت کا۔ اللہ کریم کا فضل ہے کہ اس خاک کے پتلے کو جو کہ عیوب کا مجموعہ ہے اس کو اپنے محبوب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نواز دیتا ہے۔

اَللّٰھمَّ لکَ الحمدُ کُلّہ' ولکَ الشُّکرُ کُلہ'۔

اس ناکارہ و ناپاک کے دل میں کافی عرصہ سے یہ بات بار بار آرہی ہے کہ اس زمانے میں جہاں دین کے بارے میں غفلت اور سستی عام ہے اتباع سنت میں کوتاہی روز افزوں ہے، جس میں عوام الناس کا کیا کہنا خواص جو کہ دین کے مقتدا کہلاتے ہیں غفلت اور سستی میں پڑ گئے عمامہ کی سنت، مسواک کی سنت تقریباً متروک ہوتی جارہی ہے۔ فرمایا عمامہ باندھو تم حِلم میں بڑھ جاؤ گے۔ اور مشہور قصہ ہے کہ اور مشہور قصہ ہے کہ ایک غزوہ کے موقع پر صحابۂ اکرام رضوان اللہ علیہ اجمیعن کی ایک جماعت کو کفار سے مقابلے میں سخت معرکہ آرائی کے بعد بھی فتح نہیں ہو پارہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضو مسواک کے ساتھ کیا کرو اس سنت کے چھوڑنے کی وجہ سے تم لوگ کفار پر غالب نہیں آتے ہو۔ حضرتؒ خواب سے بیدار ہوئے تو مسواک کے ساتھ وضو فرمایا اور پوری جماعت کو بھی ہدایت کی، پوری جماعت نے مسواک کے ساتھ وضو شروع کیا، کفار دیکھ کر یہ سمجھے کہ یہ لوگ آدم خور ہیں اور دانت تیز کر کے ہمیں کچا کھا جائیں گے۔ انہوں نے قاصد بھیجا کہ مال چاہتے ہو یا جان، حضرتؒ نے فرمایا کہ نہ مال چاہتے ہیں نہ جان تم سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور نجات پاؤ چنانچہ اس سنت کی برکت سے وہ سب مسلمان ہوگئے۔ اب ہم اپنی تحریر میں اختصار

چاہتے ہیں کہ طوالت کے خوف سے تو بعض لوگ رسالہ دور سے دیکھ کر ہی چھوڑ دیتے ہیں ہاں وقت اگر ہے تو ٹی وی، وی سی آر دیکھنے کیلئے اور گندے ناول پڑھنے کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دل کی حالت کو تبدیل فرمادے۔ اس لئے قلب پر یہ بات وارد ہوئی کہ مسواک کے فضائل کے بارے میں ایک مختصر اور جامع رسالہ مرتب کیا جائے تا کہ فضائل دیکھ کر عمل کرنے کا شوق اور جزبہ بیدار ہو جائے اور اس اہم سنت پر عمل پیرا ہونے سے اللہ کریم کی ذات سے امید ہے کہ وہ ہمیں اپنا محبوب بنالے گا اور اپنے فضل سے معاف فرمادیگا۔ اس رسالہ کے مرتب کرنے میں مستند کتب حدیث اور معتبر کتب سے مدد لی ہے۔ اور آخر میں اپنے شیخ کامل، قطب وقت، حضرت اقدس صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کا تحریر کردہ رسالہ فیض شیخ کا ایک مانع یعنی گوشت خورہ پائیریا کا مرض جس میں اس کا علاج بھی بیان کیا گیا ہے، کا اضافہ کردیا ہے۔

آج ۱۷ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ 28 مارچ 2005 پیر کی شب یہ رسالہ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو قبولیت سے سرفراز فرما کر مجھے اور تمام دوستوں اور مسلمانوں کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ نبی الکریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد ایاز زبیری

(عفی عنہ)

فضائل

۱۔ حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں۔ختنہ کرنا،عطر لگانا، مسواک کرنا، نکاح کرنا۔

۲۔ حضرت ابودرداؓ سے بھی ایک روایت منقول ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں رسولوں کی فطرت میں سے ہیں۔جلدی افطار کرنا، سحری کھانے میں دیر کرنا، مسواک کرنا۔مسواک کرنا تمام انبیاء کی سنت ہے، مسواک منہ کی صفائی اور اللہ کی خوشنودی کا باعث ہے۔

فائدہ: مسواک سے منہ اور پیٹ کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ امت کیلئے مسواک سنت اور ہمارے لئے فرض ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہر نماز کیلئے لازم قرار دیتا۔کچھ حضرات زرد اور پیلے دانتوں والے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا زرد اور پیلے دانتوں کے ساتھ آتے ہو مسواک نہیں کرتے ہو۔اور فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ان پر مسواک کو فرض کر دیتا جس طرح کہ ان پر وضو کو فرض کیا گیا ہے۔

۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رات دن میں جس وقت بھی بیدار ہوتے مسواک فرماتے۔

۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ اس کثرت سے مسواک کا ذکر فرماتے کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ کہیں اس کے متعلق قرآن کی کوئی آیت نازل نہ ہو جائے۔

۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دس چیزیں فطرت میں سے ہیں، لب تراشنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک دھونا، ناخن کاٹنا، جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، زیر ناف مونڈھنا، پانی سے استنجاء کرنا راوی کہتے ہیں کہ دسویں چیز میں بھول گیا ہوں ممکن ہے کہ وہ کلی کرنا ہو۔

۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے اس کا ثواب ۷۰ ستر گناہ زائد ہوتا ہے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے۔ایک اور روایت میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسواک کے ساتھ والی دو رکعات بغیر مسواک والی ۷۰ رکعات سے افضل ہے۔

۹۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب بھی گھر سے نماز کیلئے نکلتے تو مسواک فرماتے۔

۱۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب بھی گھر میں داخل ہوتے مسواک فرماتے۔اور رات کو سوتے وقت بھی آپ ﷺ کے قریب ہی ڈھکن دار برتن میں مسواک کو رکھ دیا جاتا تھا تا کہ حفاظت بھی رہے۔

۱۱۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب تہجد کی نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو منہ میں مسواک کرتے۔

۱۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (آپ ﷺ کی وفات کے موقع پر) حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔حضرت عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں ایک تر شاخ تھی جس سے

مسواک لے لی اسے چبایا نرم کیا اور دھو کر صاف کر کے میں نے آپ ﷺ کو دیا تو آپ ﷺ مسواک فرمانے لگے۔

۱۳۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک بیان میں مسواک کے ۷۰ فوائد کہے ہیں اس میں ادنی درجہ یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت یاد آتا ہے۔ اور اسکے بالمقابل افیم کھانے میں ۷۰ مضرتیں ہیں جس میں اہم یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت یاد نہیں آتا۔ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ بدبودار چیز مثلاً مولی، پیاز، لہسن کھانے کے بعد منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے فوراً مسواک کرے۔ اس سے انسان اور فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے۔

۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھانے سے پہلے اور بعد میں اور سونے سے پہلے اور سونے کے بعد مسواک کرتا ہوں۔

۱۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر و حضر میں بھی ان پانچ چیزوں کو ضرور ساتھ رکھتے تھے۔ آئینہ، سرمہ دانی، کنگھی، کھجانے کی لکڑی اور مسواک۔

۱۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ مسواک کو اپنے کان میں اس جگہ رکھتے تھے جہاں پر کاتب قلم رکھتا ہے مطلب یہ ہے کہ مسواک آپ ہر وقت ساتھ رکھتے تھے کہ بھول نہ ہو۔

فائدہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی مسواک کا بہت اہتمام تھا، بہت سے صحابہؓ کان میں مسواک لگا کر رکھتے تھے، حتی کہ جہاد کے موقع پر بھی تلوار کے قبضوں میں لگا لیتے تھے اور بعض صحابہ عمامہ کے پیچ میں بھی مسواک لگا لیتے تھے۔

۱۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بھی مسواک کا بہت زیادہ اہتمام تھا۔ جب کسی کام سے فارغ ہوتیں تو مسواک کرتی تھیں اور بہت سی عورتیں مسواک

کو اپنے دوپٹوں میں باندھ کر رکھتی تھیں۔

فائدہ: اس لئے عورتوں کو بھی بہت اہتمام کرنا چاہئے کیونکہ یہ سنت عورتوں کیلئے بھی ہے ہمارے زمانے میں عورتیں اس سنت سے اور دوسری بہت سے سنتوں سے محروم ہیں بڑے سخت خسارے کی اور افسوس کی بات ہے مرنے کے بعد معلوم چلے گا۔ جہاں ایک نیکی کی بھی ضرورت ہوئی تو کوئی رشتہ دار، بہن، بھائی، والدین، شوہر دینے والا نہیں ہوگا۔ نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ بڑا عجیب منظر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو سمجھ نصیب فرمائے اور عمل نصیب فرمائے۔

۱۸۔ روزہ دار کو مسواک کرنے کی ہر وقت اجازت ہے۔ اور وہ بو روزہ دار کی جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہ منہ کی بو نہیں ہے بلکہ معدہ کے خالی ہونے سے بو پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے افطاری سے پہلے مسواک جائز ہے کیونکہ اس سے منہ کی بو زائل ہوگی۔

۱۹۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کا غسل واجب ہے ہر بالغ پر اور یہ کہ مسواک کرے، خوشبو ہو تو خوشبو لگائے۔ اور بھی کئی روایات مختلف صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں جن میں جمعہ کے روز غسل اور مسواک کرنے کی تاکید آئی ہے۔

۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسواک منہ کی صفائی اللہ کی خوشنودی اور بینائی کی تیزی کا ذریعہ ہے۔ یہی مضمون اور بھی متعدد صحابہؓ سے بھی منقول ہے۔

۲۱۔ حضور ﷺ دانتوں کی چوڑائی میں (دائیں بائیں) مسواک فرماتے تھے۔

۲۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں سواری لینے آیا تو آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی زبان مبارک پر مسواک مل رہے تھے۔ مسند احمد کی روایت کے مطابق مسواک کا ایک کنارہ آپکی زبان مبارک پر تھا اور آپ ﷺ اوپر کی طرف

مسواک فرمارہے تھے۔

۲۳۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انگلی مسواک کے قائم مقام ہے۔

فائدہ: سبحان اللہ! اللہ کے نبی ﷺ نے کتنی شفقت کا معاملہ فرمایا کہ اگر کسی کے پاس مسواک نہ ہو تو وہ انگلی کو مسواک کی جگہ استعمال کرسکتا ہے۔

۲۴۔حضرت ابوخیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیلو کی لکڑی دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کی مسواک کیا کرو۔علامہ نوویؒ نے پیلو کی مسواک کو مستحب کہا ہے۔

۲۵۔آپ ﷺ نے زیتون کے درخت کی مسواک کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ارشاد فرمایا کہ زیتون منہ کو خوشگوار خوشبودار رکھتا ہے بدبوزائل کرتا ہے وہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مسواک ہے۔علماء نے فرمایا ہے کہ پیلو کے بعد فضیلت میں زیتون ہے۔کھجور کی نرم شاخ کی مسواک بھی ثابت ہے۔علماء نے کہا ہے کہ ہر اس درخت سے مسواک کرسکتا ہے جو کہ کڑوے کسیلے درخت سے ہو اور دانت کی زردی اور بوزائل ہو اور کیڑے مرتے ہوں ہمارے ملک میں نیم کا درخت بہت مفید ہے۔

۲۶۔پیلو کی مسواک سنت ہے، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پیلو کی مسواک آپ ﷺ کیلئے لانے کی خدمت پر مامور تھے۔

۲۷۔آپ ﷺ نے ریحان کی لکڑی کی مسواک بنانے سے منع فرمایا کہ یہ جذام کوڑھ کی بیماری لاتا ہے۔

فائدہ: آبنوس کی لکڑی، انار کی شاخ، گلاب کی شاخ، انجیر کی شاخ، مہندی کی شاخ سے اکثر علماء نے منع فرمایا ہے۔

مسواک کی اہمیت علماء وصلحاء کے نزدیک

ایک مرتبہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو وضو کے وقت مسواک کی ضرورت ہوئی۔ آپ نے مسواک کو تلاش کیا نہ ملی، پھر آپ نے ایک دینار میں مسواک خرید کر استعمال کی اور اس کو ترک نہ کیا۔ بعض لوگوں نے حضرت شبلیؒ کے اس ایک دینار کی مسواک لینے پر اعتراض کیا اور زیادتی پر محمول کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اُس وقت میں کیا جواب دوں گا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے دریافت فرمائے گا کہ تو نے میرے نبی کی سنت (مسواک) کو کیوں ترک کیا۔ جو مال ودولت میں نے تجھ کو دیا تھا (جس کی حیثیت میرے نزدیک) مچھر کے پر کے برابر بھی نہ تھی اس کو سنت (مسواک) حاصل کرنے کیلئے خرچ کیوں نہ کیا۔ اے میرے بھائی! میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر تجھ سے کوئی مسواک والا آدھا دینار بھی مسواک کی قیمت مانگے تو تُو ہرگز نہ دے گا اور مسواک چھوڑ دے گا۔ مگر اس عمل کے باوجود تُو اپنے آپ کو اولیاء اللہ اور حضور ﷺ کے مقربین میں شمار کرتا ہے۔ خدا کی قسم یہ ایک دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

فائدہ: حضرت شبلیؒ کی یہ ڈانٹ بڑے غور وفکر سے پڑھنے اور فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ہر سنت کے بارے میں ہمارا مزاج یہ ہی ہو جائے کہ ہم دنیا کی ہر چیز چھوڑ بیٹھیں اور کسی کی بھی لعنت ملامت کی ذرا بھی پرواہ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور تمام مسلمانوں کو سنتوں کا ایسا شیدائی بنادے تو پھر زندگی کا لطف ہے۔

مسواک کے آداب

مسواک اگرچہ سنت ہے۔فرض یا واجب نہیں لیکن اس کے باوجود بھی آداب اور مستحبات کی رعایت بہت ضروری ہے۔اس میں غفلت اور سستی اختیار کرنا انتہائی خسارہ کا باعث ہے (اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے) علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص آداب کی ادائیگی میں سستی کرتا ہے وہ سنت سے محروم کردیا جاتا ہے اور جو شخص سنتوں کے ساتھ سستی کرتا ہے وہ فرائض سے محروم کردیا جاتا ہے اور جو شخص فرائض کے بارے میں غفلت اختیار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں داخل ہوجاتا ہے اور آخرت سے محروم کردیا جاتا ہے۔فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: کہا جاتا ہے کہ اسلام کی مثال اس شہر کی سی ہے جس میں پانچ قلعے ہوں ایک سونے کا دوسرا چاندی کا تیسرا لوہے کا چوتھا اینٹ کا پانچواں کچی اینٹ کا جب تک قلعہ والے اس کچی اینٹ کے قلعے کی حفاظت کرتے رہیں گے تو دشمن دوسرے قلعوں کے حاصل کرنے کی طمع نہیں کرے گا۔اور جب وہ اس کی حفاظت نہ کریں گے تو یہ قلعہ خراب ہوجائے گا اور دشمن دوسرا قلعہ حاصل کرنے کی طمع کرے گا۔اور پھر تیسرے کی یہاں تک کہ سارے قلعے خراب ہوجائیگے ۔اسی طرح اسلام کے پانچ قلعے ہیں۔ایک یقین دوسرے اخلاص تیسرے فرائض چوتھے سنن پانچواں آداب، جب تک انسان آداب کی حفاظت کرتا رہتا ہے تو شیطان طمع نہیں کرتا اور جب وہ آداب ترک کردیتا ہے شیطان سنتوں سے بہکانے کی طمع کرنے لگتا ہے پھر رفتہ رفتہ فرائض سے اور اخلاص اور پھر یقین سے ہٹانے کی طمع کرتا ہے جو کہ دنیا اور آخرت میں خسارہ کا سبب بن جاتا ہے۔

(۱) حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مسواک کرنے میں صرف گندگی دور کرنے کی

نیت ہی نہ کرو بلکہ تلاوت اور ذکر اذکار کی بھی نیت کرو اور اس ناکارہ کے نزدیک اپنی روح کی پاکیزگی کی بھی نیت کرلے اور فرض نماز کی نیت کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کو خوش کرنے کی نیت کرے۔ (۲) مسواک دانت کے اوپری حصے اور تالو پر ملے اور پہلے دائیں طرف سے شروع کرنا مسنون ہے۔ (بلکہ ہر کام میں دھیان کرکے سنت کے مطابق داہنے ہاتھ سے شروع کرے) پھر نیچے کے داہنی طرف پھر بائیں جانب مسواک دانتوں کے اوپری حصے پر اور اندر اور باہر کی جانب اچھی طرح ملے۔ (۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مسواک دائیں ہاتھ سے پکڑے اور ترتیب اس طرح کرلے کہ دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو مسواک کے نیچے کرلے اور انگوٹھا اوپر کی طرف مسواک کے منہ کے نیچے باقی انگلیاں مسواک کے اوپر رکھے۔ مٹھی میں دبا کر مسواک نہ کی جائے اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔ (۴) مسواک کی لمبائی جس وقت خریدے یا تیار کرے تو ایک بالشت سے زائد نہ ہو، اور لکڑی سیدھی ہونی چاہئے اور گرہ نہیں ہو، اگر ایک آدھ گرہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ (۵) مسواک کوشش کرے کہ اسکی موٹائی چھنگلی سے زائد نہ ہو لیکن اگر دستیاب نہ ہو تو پھر جیسی بھی مل جائے لے لے۔ (۶) مسواک کو کھڑا کرکے رکھے۔ (۷) مسواک جب بھی استعمال کرے دھوکر کرے اور استعمال کے بعد بھی دھوکر رکھے شیطان سے حفاظت ہوگی۔ (۸) مسواک کرتے وقت زمین پر نہ رکھے، بلکہ کسی اونچی جگہ، دیوار یا کوئی برتن وغیرہ میں کھڑی کرکے رکھدے، ورنہ جنون کا خطرہ ہے۔ حضرت سعید بن جبیرؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص زمین پر مسواک رکھنے کی وجہ سے مجنون ہو جائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے کیونکہ یہ اسکی اپنی غلطی کی وجہ ہے۔ (۹) نیند سے اٹھنے کے بعد بھی مسواک کرے مسنون ہے۔ (۱۰) جب بھی منہ میں بو محسوس ہو مسواک کرسکتا ہے۔ (۱۲) مسواک لیٹ کر نہ کرے تلی بڑھنے کا خطرہ ہے۔ (۱۳) مسواک کو چوسے نہیں بینائی میں

کمزوری ہوسکتی ہے۔(۱۴) نئی مسواک کو پہلی مرتبہ چوسنا جذام اور برص سے صحتیابی کا باعث ہے، لیکن اسکے بعد نہ چوسے وہ بیماریوں کا سبب ہے۔(۱۵) جب تک کہ منہ کی بو زائل نہ ہو مسواک کرتا رہے۔(۱۶) مسواک سخت ہو تو تر کرلے اور مسواک کا منہ نہ زیادہ نرم ہو اور نہ زیادہ سخت بلکہ درمیانہ ہو۔(۱۷) اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے کرے حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ انگلی سے مسواک بھی کافی ہے۔(۱۸) غسل میں میں بھی مسواک مسنون ہے۔(۱۹) دوسرے کی مسواک بلا اجازت استعمال نہ کرے اور اگر کرلے تو پہلے اس کو دھولے۔(۲۰) ازراہِ تبرک وعقیدت کسی کی مسواک کو اس کی اجازت سے استعمال کرسکتے ہیں۔(۲۱) نزع کے وقت مسواک کرنا مسنون ہے۔(۲۲) رات کو سونے سے قبل مسواک کا استعمال مسنون ہے۔(۲۳) احرام کی حالت میں بھی مسواک کا استعمال صحیح ہے۔(۲۴) تہجد کی نماز سے پہلے اور درمیان میں مسواک مسنون ہے۔(۲۵) کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنی چاہیئے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہیئے۔(۲۶) وضو کے پانی میں مسواک داخل کرنا اگر اس میں میل کچیل ہو تو مکروہ ہے۔ (۲۷) مسجد میں مسواک کرنا جائز ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک مسجد میں مناسب نہیں ہے کیونکہ اس کے ذریعہ منہ کی گندگی دور کی جاتی ہے۔(۲۸) برش اگر خنزیر کے بالوں کا ہے تو بالکل ناجائز ہے اور اگر ریشوں کا ہے تو استعمال صحیح ہے مگر مسواک کی فضیلت حاصل نہ ہوگی، اگر مسواک نہیں ہے تو مسواک کی نیت سے کرے گا تو مسواک کا ثواب حاصل ہوجائیگا۔(۲۹) منجن کا استعمال بھی جائز ہے بلکہ کچھ مخصوص منجن جو کہ دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض کیلئے مفید ہیں انکا استعمال بھی کرسکتا ہے۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ مسواک کا بھی اہتمام کرے۔

فوائد

علماء نے مسواک کے بے انتہا فوائد ذکر کیے ہیں جس میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے اور موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے اس کے برخلاف حشیش کھانے میں ۷۰ نقصانات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ یاد نہیں آتا۔

مسواک کے وہ فضائل جن کو ائمہ کرام نے حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عطارؒ سے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ (۱) منہ کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔ (۲) خدا کی رضا ہے۔ (۳) ملائکہ کی راحت ہے۔ (۴) بینائی کا تیز ہونا۔ (۵) مسوڑھے کی مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔ (۶) بلغم کے انقطاع کا ہاضمہ کی درستگی کا سبب ہے۔ (۷) نیکی ۷۰ گناہ بڑھ جاتی ہے دوسری جگہ ہے کہ نماز کا ثواب ۹۹ سے ۴۰۰ گناہ تک بڑھ جاتا ہے (یہ غالباً اخلاص کے اعتبار سے ہے)۔ (۸) سر درد اور داڑھ کا درد بہتر ہو جاتا ہے۔ (۹) شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔ (۱۰) آواز میں صفائی پیدا ہوتی ہے۔ (۱۱) نیند بہتر آتی ہے۔ (۱۲) ذہانت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۱۳) بڑھاپا دیر میں آتا ہے۔ (۱۴) روح نکلنے میں آسانی ہوتی ہے۔ (۱۵) جسم کی رطوبت کو ختم کرتا ہے۔ (۱۶) غنیٰ حاصل ہوتا ہے۔ (۱۷) برے وساوس سے نجات ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ (۱۸) فصاحت لسانی کا ذریعہ ہے۔ (۱۹) کمر کو مضبوط کرتا ہے۔ (۲۰) قبر میں کشادگی پیدا ہوتی ہے۔ (۲۱) چہرہ روشن پر نور رہتا ہے۔ (۲۲) رزق میں وسعت ہوتی ہے۔ (۲۳) طاعت کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ (۲۴) کثرت اولاد کا باعث ہے۔ (۲۵) بلڈ پریشر کو کنٹرول رکھتا ہے۔ (۲۶) دانتوں کو سفید رکھتا ہے۔ (۲۷) جہنم سے حفاظت کا سبب ہے۔ (۲۸) پُل صراط پر سے کوندنے والی بجلی کی

طرح سے جلدی اتار دیتی ہے۔(۲۹) حالتِ نزع کو جلدی ختم کر دیتی ہے۔(۳۰) دل کو پاک کرتی ہے۔(۳۱) جب مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔(۳۲) جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ (۳۳) فرشتے ہر دن اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ انبیاء کا اقتدا کرنے والا ہے اور اس لئے دوزخ کے دروازے بند کر دیتے ہیں۔(۳۴) موت کا فرشتہ اس کے پاس اس شکل میں آتا ہے جس شکل میں اولیاء اللہ کے پاس جاتا ہے۔

بے ادبی کے نقصانات

باادب بانصیب۔ بے ادب بے نصیب ....اور بزرگوں کا ارشاد ہے کہ دین سارا ادب ہی کا نام ہے۔ (۱) علامہ ابن کثیرؒ نے ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے اپنی کتاب البدایہ والنھایہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۷ میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص ابوسلامہ نامی جو بصرہ کا باشندہ اور نہایت ہی بے غیرت تھا اس کے سامنے مسواک کے فضائل کا تذکرہ ہوا تو ازراہ غیض وغضب قسم کھا کر کہا کہ میں مسواک کو اپنی سرین میں استعمال کرونگا۔ پھر اس نے اپنی سرین میں مسواک کو گھما کر قسم کو پورا کیا اور اس طرح سے مسواک کے ساتھ سخت بے ادبی اور گستاخی کا معاملہ کیا جس کی سزا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹھیک ۹ ماہ کے بعد اس طرح ہوئی کہ اس کے پیٹ میں تکلیف شروع ہوئی اور پھر ایک بدشکل جانور جنگلی چوہے جیسا اس کے پیٹ سے پیدا ہوا، جس کی ایک بالشت چار انگل کی دم، چار پیر مچھلی جیسا سر اور چار دانت باہر کی طرف کو نکلے ہوئے تھے۔ پیدا ہوتے ہی یہ جانور تین بار چلایا جسکے بعد اسکی بیٹی نے اس کو ختم کردیا۔ اس واقعہ کے تین دن کے بعد یہ بھی مرگیا اس کا کہنا تھا کہ اس جانور نے مجھے اور میری آنتوں کو کاٹ دیا۔ ۶۶۰ھ میں یہ واقعہ پیش آیا جس کا بہت سے لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ (بحوالہ بکھرے موتی جلد اول حضرت مولانا محمد یونس پالن پوری صاحب دامت برکاتہم)

حرف آخر دعوت فکر و عمل

ا۔اولیاءاللہ کی صحبت۔

یٰآیہاالذین اٰمنوا اتقواللہ و کونوا مع الصادقینo

(پ۱۰ آیت ۱۱۹ توبہ)

اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے!(اے ایمان والوں تقویٰ اختیار کرواور سچوں کے ساتھ رہو۔) یہاں سچوں سے مراد اولیاءاللہ ہیں،یعنی تقویٰ حاصل ہوگا اولیاءاللہ کی صحبت سے اور یہ تقویٰ اتنی اہم چیز ہے کہ جس کے بارے میں اگلی آیت سے اس کی وضاحت ہورہی ہے

یٰآایہا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلّکم تتقونo (پ۲ آیت ۱۸۳البقرہ)

ترجمہ : اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے (امتوں کے)لوگو ں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم (روزہ کی برکت سے رفتہ رفتہ متقی بن جاؤ۔

دیکھو اللہ جل شانہٗ وعم نوالہٗ نے پورا ایک مہینہ ٹریننگ کیلئے دیا تاکہ تمہارے اندر تبدیلی آجائے اور یہ بھی تب ہی ہوگا جب کہ روزہ،روزہ ہو اور اسکے آداب،شرائط کا خیال رکھا جائے،اسی بات کے حصول کیلئے پہلے لوگ مشائخ کی خدمت میں سالہا سال رہا کرتے تھے تاکہ حصول نسبت ومعرفت حاصل ہوجائے۔اور اس زمانے میں بھی الحمدللہ اولیاءاللہ موجود ہیں،اور من اللہ مامور

ہیں اور قیامت تک رہیں گے اور طالبین وواصلین حق کی پیاس بجھاتے رہیں گے، انکی خدمت میں جو حاضری دیتا ہے وہ اپنا دل کا پیالہ بھر کرہی آتا ہے، بشرطیکہ وہ اولیاء اللہ میں سے ہوں (اسکی تفصیل رسالہ ''اکابر کا سلوک واحسان از حضرت صوفی محمد اقبال صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور اصول تصوف از حضرت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ'' میں ملاحظہ فرمائیں) ان کی صحبت کی برکت سے اتباع سنت کی توفیق حاصل ہوجاتی ہے اور بندہ اللہ جل شانہٗ کا محبوب بن جاتا ہے۔ اور جو شخص بھی ان کی خدام میں بفضلِ تعالیٰ داخل ہوجاتا ہے وہ ان کی قوی نسبت اور اخلاص کی برکت سے اعلیٰ مراتب تک ترقی کر جاتا ہے۔ جس طرح ہوائی جہاز میں بیٹھنے والے کو شروع میں تو احساس ہوتا ہے اُڑان کا لیکن بعد میں وہ ہزاروں فٹ بلندی پر پہنچ کر متحیر ہوتا ہے۔ اسی طرح اُس بزرگ کی برکت سے اس کی منازل مِن جانب اللہ طے ہوتی رہتی ہیں جس کا اکثروں کو احساس نہیں ہوتا۔ اب ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ میرے اندر کیا کوتاہی ہورہی ہے اور بزرگوں سے اپنا تعلق قائم کر کے فلاح دارین حاصل کر لیں۔

(۲) تبلیغی جماعت کے ساتھ چلہ

دوسرے تبلیغی جماعت کے ساتھ چلہ کا اہتمام کرے امیر کی اطاعت میں اور تمام معمولات میں عاجزی وانکساری کے ساتھ شامل رہے۔ اور جس کام کو بھی امیر کہے اس کو بجالائے کہ حالات کے تغیر میں ۴۰ چالیس دن کو بہت اہمیت ہے۔ اسی لئے آدمی کی پیدائش میں ۴۰، ۴۰ دن کر کے بتدریج نطفہ سے آگے گوشت کا لوتھڑا اور پھر جسم بنتا ہے۔ اس واسطے جب ۴۰ دن تک صبح شام مسجد میں رہے گا اور دین کی باتیں ہی سنتا رہے گا اور سنتوں پر عمل پیرا ہوتا رہے گا تو پھر اللہ جل

شانہٗ سے امید ہے کہ وہ منجانب اللہ قبول ہو جائے گا، لیکن پھر بھی کسی بزرگ سے اپنا اصلاحی تعلق قائم رکھے اور دور ہونے کی صورت میں فون اور خط و کتابت کرتا رہے، حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بانی جماعت تبلیغ فرماتے تھے کہ میں جب تبلیغی اسفار سے واپس آتا ہوں تو یا تو اعتکاف کرتا ہوں ورنہ خانقاہ میں جا کر وقت گزارتا ہوں کیونکہ لوگوں کے میل جول سے قلب کی وہ کیفیت باقی نہیں رہتی۔ اب ہم بھی اپنا حال دیکھ لیں اور خود ہی فیصلہ کرلیں، اللہ جل شانہٗ دلوں کے احوال سے باخبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے تمام دوستوں اور سب مسلمانوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے حبیب پاک ﷺ کا قرب نصیب فرمائیں

(آمین)

فہرست مضامین

فیض شیخ کا ایک مانع

یعنی

گوشت خورہ (پائیریا کا مرض)

مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ'

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

اما بعد!

اس تحریر میں منہ کی بدبو کا، فیض شیخ میں رکاوٹ بننے کا ذکر ہے، اور مثال کے طور پر پہلے مسجد کے آداب لکھے جاتے ہیں بلا عذر مسجد کی نماز چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کے متعلق سخت وعیدیں آئی ہیں اور عذر (بیماری وغیرہ) میں گھر میں نماز پڑھنا جائز ہے اور بعض ایسی بیماریوں میں جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہو اور گھن آتی ہو، مسجد میں جانا مکروہ تحریمی اور نا جائز ہے ایسے آدمی کو مسجد سے روکا جاسکتا ہے اور وہ گھر میں نماز پڑھے یہاں اسی چیز کو بیان کرنا مقصود ہے۔

مسئلہ: مسجد میں کچا لہسن، پیاز وغیرہ کھا کر جانا، جس کی بو باقی ہو، مکروہ تحریمی ہے کیوں کہ اس سے فرشتوں کو اور مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے ایسے شخص کو مسجد میں آنے سے منع کیا جائے یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس سے فرشتوں اور نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے مثلاً گندہ ذہنی (پائیریا) یعنی منہ کی بدبو والا اور گندہ بغل کے عارضے والا (ناک کان اور پاؤں کی انگلیوں، حقہ بکثرت پینے والا) اور بعض امراض کی وجہ سے، جس بدن اور کپڑوں میں بدبو ہو، یا جس نے کوئی بدبودار دوائی لگائی ہو، قصاب اور مچھلی فروش، جب کہ ان کے بدن یا کپڑوں میں بدبو ہو، اسی طرح جذام اور برص کے مرض والے کو، ان سب کو مسجد میں آنے سے منع کیا جائے اگر عذر سے یا بھول کر نماز کے وقت بدبودار چیز کا استعمال ہو تو معذور ہوگا۔ (عمدۃ الفقہ' آداب المساجد وغیرہ)

اَمراض

جذام اور گندہ ذہنی وغیرہ امراض، جن سے لوگوں کو گھن آتی ہے اور تکلیف ہوتی ہے ان امراض کی وجہ سے مریض پر کوئی گناہ نہیں ہوتا، اور اس غیر اختیاری حالت کی بناء پر جو لوگ نفرت کرتے ہیں، اس سے نفس ٹوٹتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور گناہوں کی معافی اور طہارت کے بعد درجات بلند ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی معیت حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ٹوٹے دلوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک بندے سے پوچھے گا کہ ''اے میرے بندے! میں بیمار تھا اور تو مجھے پوچھنے نہ آیا'' جس پر بندہ عرض کرے گا کہ ''اے اللہ سبحانہٗ! آپ کیسے بیمار ہو سکتے ہیں'' ارشاد ہوگا کہ ''اگر تم اس بیمار کے پاس جاتے تو مجھے وہاں پاتے۔'' مریض کہ لیے یہ سب فضائل ہیں مگر مرض کی وجہ سے مسجد سے روکا جائے گا فرشتوں کو اور اہل ادراک بزرگوں کو، بعض لوگوں کے جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے کی وجہ سے ان کے منہ سے بدبو آتی ہے یہاں ایک اہم تنبیہ یہ ہے کہ اس مرض سے نفرت کرے مریض سے نفرت نہ کرے کیوں کہ یہ مرض ایک طبعی چیز ہے اور نفرت بھی طبعی ہے اور اپنے تندرست ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرے اور یہ مسنون دعا پڑھے:۔

(الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہٖ)

ایک جنازے کا قصہ

ایک جنازہ جارہا تھا جس کو تین آدمیوں نے اٹھایا ہوا تھا اور چارپائی کا چوتھا پایہ ایک عورت نے اٹھایا ہوا تھا ایک بزرگ نے یہ حالت دیکھی تو عورت سے وہ پایہ لے لیا نماز جنازہ پڑھ کر اس میت کو دفن کر دیا اس بزرگ نے رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ میت ایک لڑکا تھا جس کا جنت میں بہت اعزاز واکرام ہورہا تھا اس لڑکے سے پوچھا کہ یہ سارا اعزاز واکرام کس عمل کی وجہ سے ہوا لڑکے نے جواب دیا کہ میں ہیجڑا تھا لوگ مجھ سے نفرت کرتے تھے اس لیے میرا جنازہ اٹھانے والے بھی چار آدمی نہ ملے جس کی وجہ سے مجھے یہ اعزاز ملا۔

گندہ دہنی کی اقسام

آج کل یہ مرض بہت عام ہورہا ہے اس میں ایک تو حقیقی پائیریا ہوتا ہے جس میں دانتوں کی جڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے اگر جوان آدمی ہو اور دانت مضبوط ہوں تو اس کا علاج کیا جاتا ہے جو کہ قیمتی ہے مسوڑھوں کا آپریشن کر کے پیپ والی جڑ کو کاٹ دیتے ہیں دانت سلامت رہتا ہے یہ علاج لمبا ہونے کے ساتھ قیمتی بھی ہے آسان علاج یہ ہے کہ سارے دانتوں کو نکلوا کر مصنوعی دانت لگوا لیے جائیں ورنہ پیپ، کھانے کے ساتھ شامل ہو کر معدے میں چلی جاتی ہے جو کہ دوسرے کئی امراض پیدا کرتی ہے منہ سے خون آنے کی دوسری وجہ، دانتوں کی صفائی نہ کرنا، مسواک نہ کرنا، کتھے چونے کے زیادہ استعمال کرنے سے دانتوں پر ایک تہہ جم جاتی ہے جسے ٹارٹر کہتے ہیں یہ بیماری مسوڑھوں پر خون کی باریک رگوں کے دوران کو متاثر کرتی ہے منہ سے خون آتا ہے، جس کی وجہ سے بدبو آتی ہے اگر ٹارٹر کو مشین کے ذریعے صاف کرا لیا جائے تو بدبو ختم ہو جاتی

ہے منھ سے بد بو آنے کی تیسری وجہ فمِ معدہ کا کمزور ہونا ہے اس میں ایک وال ہوتا ہے جو نیچے سے معدے کی بد بودار ہوا اور دوسری چیزوں کو نہیں روکتا جس کی وجہ سے بد بو آتی ہے اس کی بد بو بھی پریشان کن ہوتی ہے مگر پائیریا سے کم ہوتی ہے اور ایک بد بو روزے کی حالت میں شام کے وقت معدے کے خالی ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے جو کہ بہت معمولی ہوتی ہے اس کی فکر نہیں وہ روزہ افطار کرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے اب ہم اس تحریر کا مقصد لکھتے ہیں اس حالت کا فیض شیخ میں رکاوٹ بننا ہے فیض شیخ ایک سینے سے دوسرے سینے میں اثرات کا آنا ہے اس میں اصل چیز روحانی قرب اور محبت ہے لیکن حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں اور مشاہدہ بھی ہے کہ جسمانی قرب کو روحانی ترقی میں بڑا دخل ہے یہ فیض محبت، میلان اور توجہ کے واسطے سے آتا ہے جیسے باپ کو بیٹے پر اور استاد کو شاگرد پر جیسے ان کا دھیان کرنا اور اس کی اصلاح کے لیے دل میں حرص ہونا شیخ کی طرف سے حرص ہونا اور اس کے لئے دعا کرنا اور مرید کا، شیخ کی طرف، سائلانہ افتقاری محبت سے متوجہ رہنا اس لائن کی توجہ سے کوئی خطرہ نہیں ایک توجہ، مشائخ نے اپنے تجربات سے کچھ توجہ کے طریقے نکالے ہیں جس میں مرید کو سامنے بیٹھا کر اس کے قلب کے طرف متوجہ ہوتے ہیں اور محبت الٰہی یا خشیت الٰہی، جس قسم کا مضمون ڈالنا ہو، اپنے قلب کے خیال سے اس کے قلب سے ٹکراتے ہیں اس کا فائدہ بھی ہوتا ہے معروف توجہ اسی کو کہتے ہیں مگر یہ صرف مرید کو متوجہ کرنے کیلئے ہوتا ہے، دائمی اصلاح تو اختیاری اعمال کو اختیار کرنے سے ہوتی ہے اور اس قسم کی توجہ مرید عورتوں کو ہرگز نہ دی جائے نہایت خطرناک ہے، اس کے متعلق بندے کا مستقل مضمون شائع ہو چکا ہے اور عورتوں کو اس کی ضرورت بھی نہیں ہوتی جیسے ذکر جہر کی ضرورت نہیں ہوتی بہرحال شیخ کا فیض حاصل کرنے کے لیے اس کے قریب بیٹھے اور اس کے قلب کی طرف سائلانہ متوجہ رہنے کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ اگر شیخ اپنے خلوے میں بیٹھا ہوا اور

پردہ صرف کپڑے ہی کا ہوتو باہر مجمع پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا، مگر جب پردہ ہٹادیا جائے تو حاضرین پر اثر ہوتا ہے اور کسی کو خصوصی طور پر متوجہ کرنے کے لیے شیخ اپنی طرف بلالیتا ہے اور عام محاورہ ہے ''میرے قریب آ اور میری طرف دیکھ'' اس میں حدیث جبریل علیہ السلام سے سبق سیکھنا چاہیے کہ حضرت جبریل علیہ السلام، صحابہ کرامؓ کو دین کے سارے شعبے بتلانے کے لیے تشریف لائے اور صحابہ کرامؓ کو متوجہ کرنے کے لیے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوالات کیے کہ ایمان، اسلام اور احسان کیا ہے، تو ان کے جانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھلانے آئے تھے حضرت جبریل علیہ السلام کے حضور اکرم ﷺ کے بالکل قریب بیٹھنے کا نقشہ حدیث پاک میں اس طرح کھینچا ہے:۔

فاسند رکبتیہ الیٰ رکبتیہ ووضع کفیہ علیٰ فخذیہ (الحدیث)

ترجمہ: (دوزانو اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ حضور ﷺ کی رانوں پر رکھ دیئے۔)

اس طرح قرب اور بعد کا فرق صحابی رسول ﷺ، حضرت حنظلہؓ کے بیان میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوتے ہیں تو جنت اور دوزخ ہمارے سامنے ہوتی ہے ۔اور وہاں سے دور ہونے میں وہ بات نہیں ہوتی تھی، جس کو وہ منافقت سمجھے اور بہت ڈرے۔ اس قسم کے امراض میں چوں کہ بدبو ہر وقت ساتھ ہوتی ہے۔ اس لئے مریض کو اس کا احساس نہیں ہوتا لیکن اس احساس کا نہ ہونا دراصل لاپروائی ہے جیسے متکبر کو اپنے کبر کا پتا نہیں چلتا۔ دوسرے پر ظاہر ہوجاتا ہے اور یہ معاف نہیں' کیوں کہ دراصل یہ لاپروائی سے ہے۔ اگر غور کرے تو پتا چلتا جائے۔ بیماری کی حالت میں اپنے بعض دوستوں اور بعض معزز لوگوں میں

یہ مرض دیکھا اور دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ ان کو متوجہ کیا جائے۔ بہرحال متوجہ کرنا گناہ نہیں مگر شرم ناک ہے۔ اس لئے یہ تحریر لکھ دی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیے اور ہمیں ظاہری و باطنی امراض سے نجات دلائے۔ جب تک مرید ہو یا شیخ ہو ان کو کسی طبیب سے مشورہ کر کے علاج کرانا چاہئے اور جب تک آرام نہ آئے تو قریب کی صحبت کے بجائے دور سے خط و کتابت رکھے۔ مرض کی وجہ سے ان شاء اللہ بغیر قریب آئے شیخ کا فائدہ حاصل ہو جائے گا۔ یہاں ایک بہت سستا بہت مجرب نسخہ اس مرض کا لکھتا ہوں۔ کائی سرخ ایک تولہ۔ سرکہ جامن ایک تولہ، نمک لاہوری چار تولے اور پھٹکری بریاں چار تولے سرکے کو پھٹکری میں حل کر لے۔ پھر تینوں چیزوں کو الگ الگ پیس کر اکھٹا پیس لیں، پھر تھوڑا سا منجن رات کو اور صبح کو مسوڑھوں پر ملیں پانی نکل جائے گا، پھر کلّی کریں منجن اندر نہ جائے اُلٹی آنے کا خطرہ ہوتا ہے تین چار روز میں ان شاء اللہ فائدہ محسوس ہوگا پندرہ روز تک استعمال کریں خوراک کم کھائیں۔

سیہ دل تبہ کار ہوں لیکن
فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا
یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے
کہ اس دل پہ پرتو پڑے صادقوں کا

رَبّنَا اَتمِم لَنَا نُورَنا واغفِر لَنا انّک علیٰ کلّ شیٔ قدیر وصلّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدِنا ومولانا محمّد وعلیٰ آلہ وصحبہ برحمتک یاارحم الرّاحمین۔

حضرتِ اقدس صوفی محمد اقبال مدینہ منورہ

۱۴/رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ

کتاب ملنے کے مقامات

۱۔ شاہ پبلشرز

خانقاہ شریف وجامع مسجد جلیلیہ St-3 سیکٹر c 5 سرجانی ٹاؤن کراچی۔

۲۔ محمد ایاز زبیری

130 گراؤنڈ فلور بھایانی شاپنگ سینٹر بلاک M بالمقابل جامع مسجد عثمانیہ نارتھ ناظم آباد کراچی۔

۳۔ مکتبہ اقبالیہ۔

خانقاہ چشتیہ اقبالیہ نزد جھنگ روڈ کبیر والا ضلع خانیوال۔

۴۔ مولانا محمد حنیف صاحب زید مجدھم۔

بستی حنیف آباد ضلع خانپور۔

۵۔ مدرسہ تعلیم القران و جامع مسجد۔

بستی گیسورہ ضلع خانپور۔

۶۔ اقبال بک ڈپو۔

مین روڈ نیو حیدری مارکیٹ فلیٹس بلاک M بالمقابل جامع مسجد فاروق اعظم نارتھ ناظم آباد کراچی۔

۷۔ اسلامی کتب خانہ۔

بالمقابل جامع اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

۸۔ مکتبہ السعید۔

۱۔ دکان 1 الفرقان پلازہ نزد تبلیغی مرکز مدنی مسجد کراچی۔

۲۔ بالمقابل جامع فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی۔

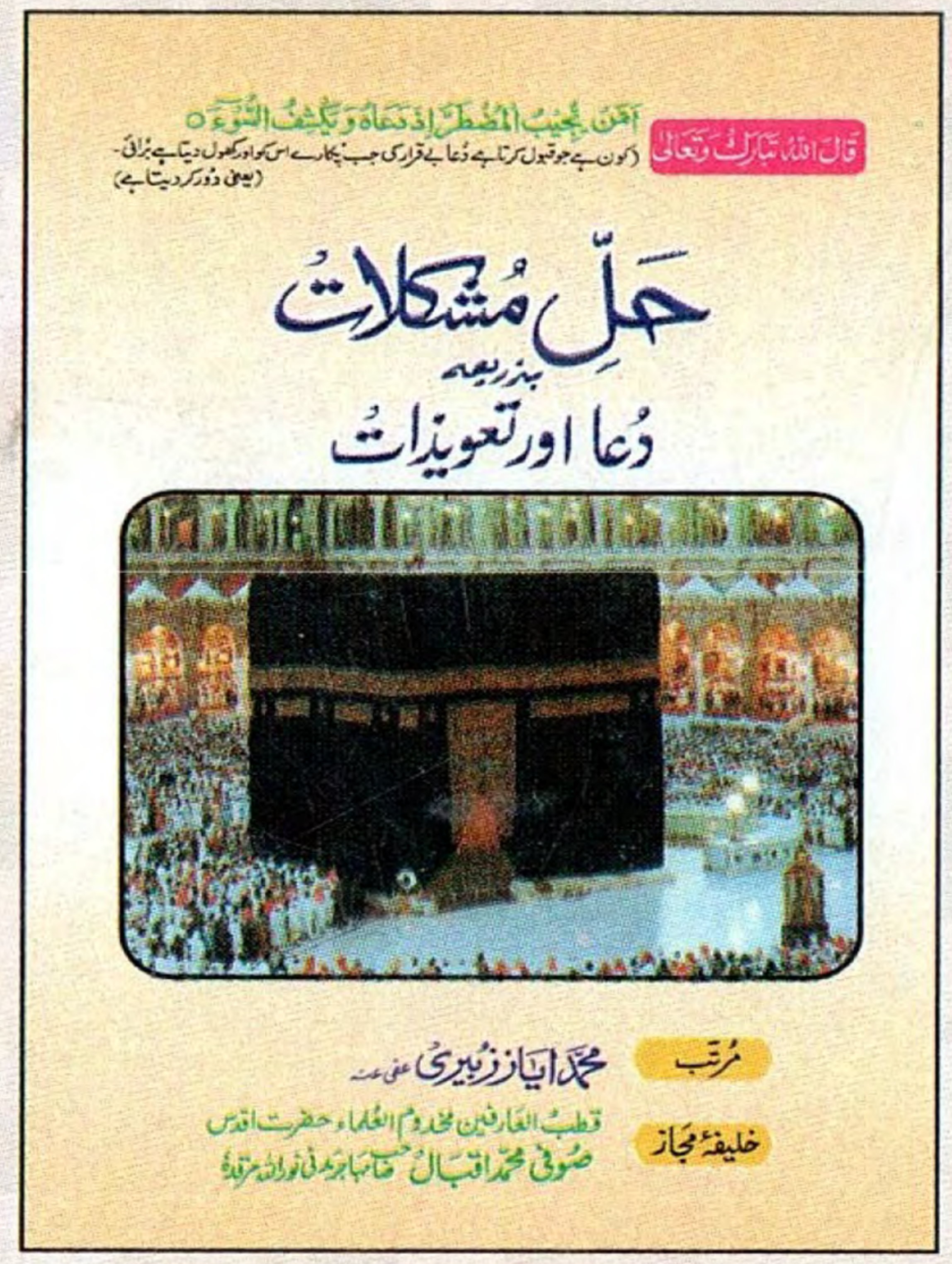

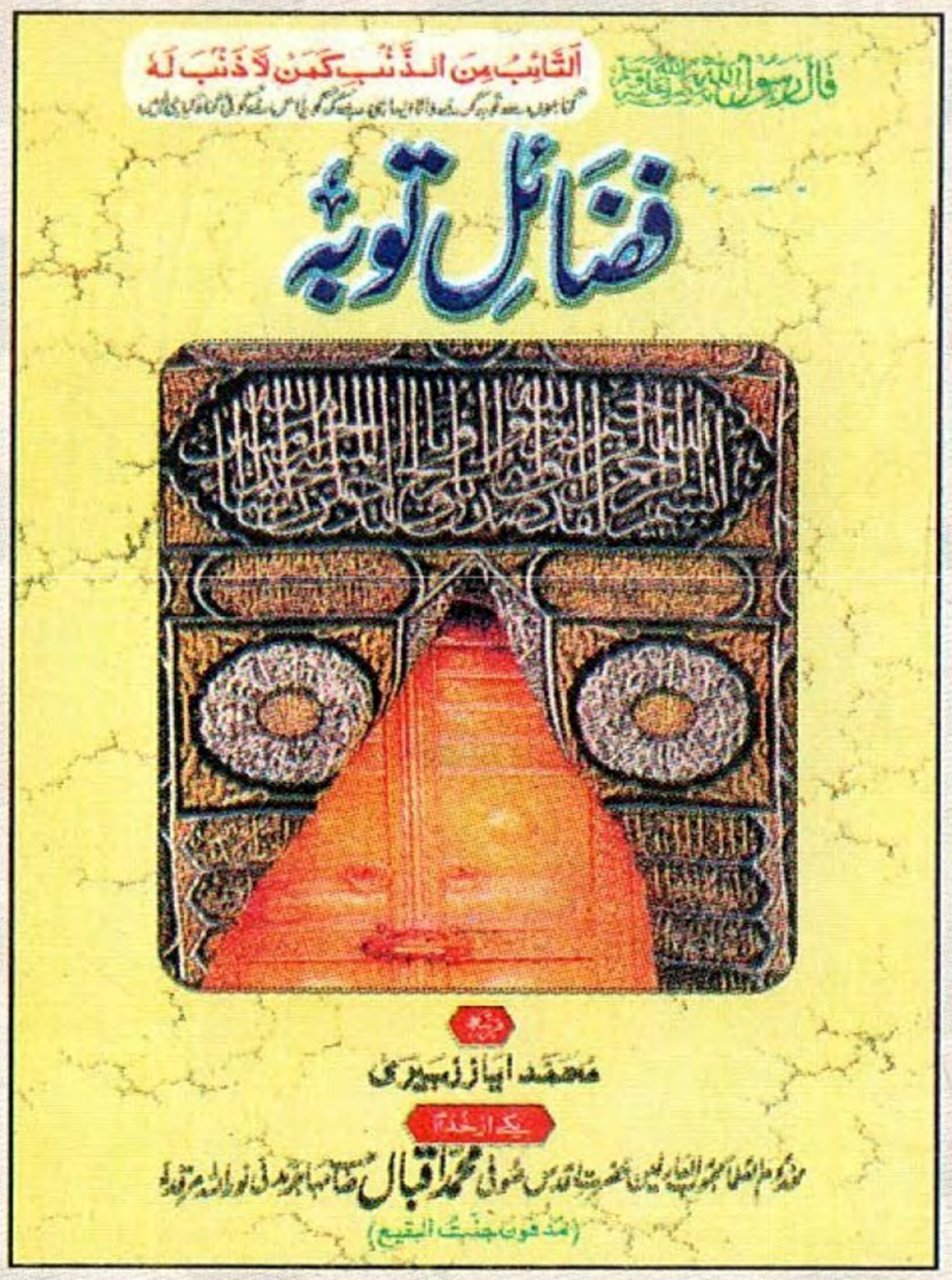

مرتب کی طرف سے ہر کسی کو طبع کرانے کی اجازت تو ہے ہی
مزید کسی تعاون کی ضرورت ہو تو خط و کتابت فرمائیں۔

محمد ایاز زبیری عفی عنہ

شاپ ۱۳۰، گراؤنڈ فلور، بھایانی شاپنگ سینٹر، بلاک "M"
نارتھ ناظم آباد، کراچی ۷۴۷۰۰

موبائل: 0333-3443442 فون: 021-6628202

ناشر

شاہ پبلشرز

خانقاہ شریف و جامع مسجد جلیلیہ
ایس ٹی ۳، ۵ سی سرجانی ٹاؤن، کے ڈی اے اسکیم ۴۱، کراچی